

# ماہ ذوالحجہ کی فضیلت

01-August-2019



ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا  
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Sisters)

ہر مبلغہ بیان کرنے سے پہلے کم از کم تین بار پڑھ لے

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ وَعَلٰى اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ يَا نُوْرَ اللّٰهِ

## دُرودِ پاک کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ رحمت نشان ہے: قیامت کے روز اللہ کریم کے عرش کے سوا کوئی سایہ نہیں ہوگا، تین (3) اشخاص اللہ پاک کے عرش کے سائے میں ہوں گے: (1) وہ شخص جو میرے اُمتی کی پریشانی دُور کرے، (2) میری سُنَّت کو زندہ کرنے والا اور (3) مجھ پر کثرت سے دُرود شریف پڑھنے والا۔ (الْبَدُوْرُ السَّافِرَةُ لِلْسُّیُوْطِی، ص ۱۳۱، حدیث: ۳۶۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

پساری پساری اسلامی بہنو! حُصُوْلِ ثَوَابِ كِی خَاطِرِ بَيَانِ سُنَنِ سِے پِہلے اَچھی اَچھی نیتیں کر لیتی ہیں۔ فَرْمَانِ مُصَطَفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ”بَيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عِبَادِہٖ“ مُسْلِمَانِ كِی نِيَّتِ اُس كِے عَمَلِ سِے بَہتر ہے۔ (1)

مَدَنی پھول: نیک اور جائز کام میں جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

## بیانِ سُنَنِ كِی نیتیں

موقع کی مناسبت اور نوعیت کے اعتبار سے نیتوں میں کمی، بیشی و تبدیلی کی جاسکتی ہے۔

نگاہیں نیچی کئے خوب کان لگا کر بیان سنوں گی۔ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے علمِ دین کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گی۔ ضرورتاً سمٹ سرک کر دوسری اسلامی بہنوں کے لئے جگہ کشادہ کروں گی۔ دھکا وغیرہ لگا تو صبر کروں گی، گھورنے، جھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گی۔ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اذْکُرُوا اللّٰهَ، تُوْبُّوا اِلَی اللّٰهِ وغیرہ سن کر ثواب کمانے اور صدالگانے والی کی دل جوئی کے لئے پست آواز سے جواب دوں گی۔ اجتماع کے بعد خود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرَادِی کوشش کروں گی۔ دورانِ بیان موبائل کے غیر ضروری استعمال سے بچوں گی، نہ بیان ریکارڈ کروں گی نہ ہی اور کسی قسم کی آواز کہ اس کی اجازت نہیں، جو کچھ سنوں گی، اسے سن اور سمجھ کر اس پہ عمل کرنے اور اسے بعد میں دوسروں تک پہنچا کر نیکی کی دعوت عام کرنے کی سعادت حاصل کروں گی۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پیاری پیاری اسلامی بہنوں! آج کے اس ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع کے بیان کا موضوع ہے ”ذوالحجہ کی فضیلت“۔ جس میں ہم ماہِ ذوالحجہ کے فضائل سنیں گی، قربانی کے فضائل و مسائل، گوشت (Meat) کے طبی فوائد اور زیادہ کھانے کے نقصانات بھی بیان کئے جائیں گے جبکہ آخر میں عرب و عجم کے شیخ، خلیفہ اعلیٰ حضرت سیدی قطبِ مدینہ حضرت علامہ مولانا ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہِ کی سیرت کی چند جھلکیاں بھی بیان ہوں گی۔ اے کاش! ہمیں سارا بیان اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ سننے کی سعادت نصیب ہو جائے۔ آمین

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلِّ اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

## کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟

حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللهُ عَنْهَا سے روایت ہے کہ ایک جوان جو احادیثِ رسول کو سنا کرتا تھا، جب ذوالحجہ کا چاند نظر آیا تو اُس نے روزہ رکھ لیا، جب پیارے آقا مدینے والے مصطفیٰ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کو یہ خبر ملی تو اُمت پر مہربان، دو جہاں کے سلطان صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے اسے بلایا اور پوچھا: تجھے کس چیز نے روزہ رکھنے پر آمادہ کیا؟ اس نے عرض کی: یا رسول اللہ (صَلَّى اللهُ عَلَيْكَ وَسَلَّمَ)! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، یہ حج و قربانی کے دن ہیں، شاید کہ اللہ پاک مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرمائے۔ آپ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: تیرے ہر دن کے روزے کا اجر سو (100) غلام آزاد کرنے کے برابر، سو (100) اونٹوں کی قربانیوں اور راہِ خدا میں دیئے گئے سو (100) گھوڑوں کے اجر کے برابر ہے۔ جب آٹھویں ذوالحجہ کا دن ہو گا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب دو ہزار (2000) غلام آزاد کرنے، دو ہزار (2000) اونٹ کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں سواری کیلئے دو ہزار (2000) گھوڑے دینے کے برابر حاصل ہو گا۔ جب نویں کا دن ہو گا تو تجھے اس دن کے روزہ کا ثواب ہزار (1000) غلام آزاد کرنے، ہزار (1000) اونٹوں کی قربانی اور راہِ خدا میں سواری کے لئے دیئے گئے ہزار (1000) گھوڑوں کے اجر کے برابر ہو گا۔ (اللآلیء المصنوعة للسيوطی، کتاب الصیام، ۲/۹۱ ملتقطاً) (البتہ ”حج کرنے والے پر جو عرفات میں ہے، اسے عرفہ (یعنی 9 ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ) کے دن روزہ رکھنا مکروہ ہے۔“ بہار شریعت، حصہ پنجم، ۱/۱۰۱۰))

## ذوالحجہ شریف کے ابتدائی دس دن میں کیا کریں؟

سُبْحَانَ اللهِ! سنا آپ نے ماہ ذوالحجہ شریف کے ابتدائی دس (10) دن بھی کس قدر برکتوں اور

رحمتوں والے ہوتے ہیں جن میں ربِّ کریم کی رحمت اپنے عُروج پر ہوتی ہے، جو کوئی خوش نصیب ان دنوں میں رضائے الہی کے لئے پہلی ذوالحجہ سے نویں ذوالحجہ تک روزے رکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے تو اللہ کریم اس کو ہزاروں غلام آزاد کرنے، ہزاروں اُونٹوں کی قربانی کرنے اور راہِ خدا میں دیئے گئے ہزاروں گھوڑوں کے برابر اجر و ثواب عطا فرماتا ہے۔ ذرا سوچئے! ان مبارک دنوں میں ایک، ایک روزہ رکھنے پر اس قدر ثواب عطا کیا جا رہا ہے تو جو خوش نصیب مسلمان ان دنوں میں مختلف (Different) عبادات مثلاً دن کے روزوں اور راتوں کو جاگ کر عبادت کرنے میں گزارتے ہوں گے تو ان کے ثواب کا اندازہ کون لگا سکتا ہے اور اللہ کریم ان کو عبادات بجالانے پر کیسے کیسے انعام و اکرام سے نوازے گا، لہذا اے عاشقانِ رسول ان دس دنوں کو ہر گز ہر گز غفلت میں نہیں گزارنا چاہئے، ان دس دنوں میں اپنے آپ کو عبادت میں مشغول رکھنا چاہئے، ان دس دنوں میں 10 ذی الحجہ کے دن کے علاوہ باقی دنوں کے روزے رکھنے چاہئیں، یاد رہے! 10 ذوالحجۃ الحرام کو روزہ رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔ (بہار شریعت، 1/96 ملخصاً، دُرِّ مُخْتَارٍ وَرَدِ الْمُحْتَارِ، 3/391 ملخصاً) ان دس دنوں میں کثرت سے تلاوت کر لی جائے، ان دس دنوں میں اپنی زبان کو ذکر و درود سے تر رکھنا چاہئے، ان دس دنوں میں خوب خوب نفل عبادت کریں، ان دس دنوں کی راتوں میں بھی جاگ کر ربِّ کریم کی عبادت کی جائے، ان دس دنوں میں بھی گناہوں سے بچنا اور بچانا چاہئے، ان دس دنوں میں راہِ خدا میں دل کھول کر خرچ کرنا چاہئے، ان دس دنوں میں بالخصوص ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماعات میں شرکت کرنی چاہئے، ان دس دنوں میں مدنی کاموں کی دھومیں مچانی چاہئے، اللہ کریم ہمیں ماہِ ذوالحجہ کے ان دس دنوں کی خوب خوب برکتیں عطا

فرمائے۔ آمین بِجَاہِ النَّبِيِّ الْأَمِينِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

عبادت میں گزرے مری زندگانی کرم ہو کرم یا خدا یا الہی

(وسائل بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

پساری پیاری اسلامی بہسنو! ذوالحجہ الحرام اسلامی سال کا وہ بار ہواں مہینا ہے جو حرمت والے مہینوں میں شامل ہے۔ حرمت یعنی احترام والے مہینے چار ہیں: (1) ذُو الْقَعْدَةِ الْحَرَامِ (2) ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ (3) مُحَرَّمُ الْحَرَامِ اور (4) رَجَبُ الْمُرَجَّبِ۔ ان میں سے افضل ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ ہے بالخصوص اس کے پہلے دس دن اور راتوں کے فضائل تو بہت زیادہ ہیں۔ قرآن کریم نے بھی اس مہینے کی پہلی دس راتوں کی قسم ارشاد فرمائی ہے، چنانچہ

پارہ 30 سورة الفجر کی آیت نمبر 1 اور 2 میں ارشاد باری ہے:

وَالْفَجْرِ ۝۱ وَلَيَالٍ عَشْرٍ ۝۲ (پارہ ۳۰، الفجر: ۱، ۲) تَرْجَمَةُ كُنُوزِ الْإِسْبَانِ: اس صبح کی قسم اور دس راتوں کی۔

حضرت سیدنا عبد اللہ بن عباس رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا سے مروی ہے کہ ان دس راتوں سے مراد ذوالحجہ کی پہلی دس راتیں ہیں کیونکہ یہ زمانہ حج کے اعمال میں مشغول ہونے کا زمانہ ہے۔ (خازن، الفجر، تحت الآیة: ۱، ۴/۱۰۰)

أَلْحَمْدُ لِلَّهِ احادیثِ مبارکہ میں بھی مختلف مقامات پر ان دس دنوں اور راتوں کے فضائل بیان ہوئے ہیں۔ آئیے! ترغیب کے لئے 5 فرامینِ مصطفیٰ سنتی ہیں، چنانچہ

ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں کے فضائل پر مشتمل 5 روایات

(1) ارشاد فرمایا: اللہ کریم کے نزدیک کوئی بھی دن عشرہ ذوالحجہ سے زیادہ نہ عظیم ہے اور نہ ان دنوں سے بڑھ کر کسی دن کا نیک عمل اسے محبوب ہے لہذا ان دنوں میں تہلیل (یعنی لا إله إلا الله)، تکبیر

(یعنی اللہ اُکْبَر) اور تحمید (یعنی اَلْحَمْدُ لِلّٰہ) کی کثرت کرو۔ (مسند احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۳۶۵/۲، حدیث: ۵۳۳۷)

(2) ارشاد فرمایا: اللہ پاک کے نزدیک عشرہ ذوالحجہ کے دنوں سے افضل کوئی دن نہیں۔ (ابن

حبان، کتاب الحج، باب الوقوف بعرفہ... الخ، ذکر رجاء العتق من النار... الخ، ۶۲/۶، حدیث: ۳۸۴۲)

(3) ارشاد فرمایا: جن دنوں میں اللہ پاک کی عبادت کی جاتی ہے ان میں سے کوئی دن ذوالحجہ کے دس

دنوں سے زیادہ پسندیدہ نہیں، ان میں سے (دس ذوالحجہ کے علاوہ) ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور (دس ذوالحجہ سمیت) ہر رات کا قیام لیلۃ القدر کے قیام کے برابر ہے۔ (ترمذی، کتاب الصوم، باب ماجاء فی

العمل فی ایام العشر، ۱۹۲/۲، حدیث: ۷۵۸)

(4) ارشاد فرمایا: اللہ کریم کے نزدیک حج کے ان دس دنوں سے افضل اور پسندیدہ کوئی دن نہیں

لہذا ان دنوں میں سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور اللّٰہ اُکْبَر کی کثرت کیا کرو۔ ایک روایت میں ہے کہ ان دنوں میں سُبْحَانَ اللّٰہ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ اور ذکر اللّٰہ کی کثرت کیا کرو اور ان میں سے ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر ہے اور ان دنوں میں عمل کو سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے

۔ (شعب الایمان، باب فی الصیام، فصل تخصیص ایام العشر... الخ، ۳۵۶/۳، رقم: ۳۷۵۸)

(5) ارشاد فرمایا: حج کے دس دنوں میں کیا گیا عمل اللہ پاک کو بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل

سے زیادہ محبوب ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کیا، یا رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ! کیا راہِ خدا میں لڑنا بھی؟ ارشاد فرمایا: ہاں! راہِ خدا میں لڑنا بھی، سوائے اس شخص کے جو اپنی جان و مال کے ساتھ نکلے اور ان دونوں میں سے کچھ بھی واپس نہ لائے۔ (بخاری، کتاب العیدین، باب فضل العمل... الخ، ۳۳۳/۱،

(حدیث: ۹۶۹)

پساری پساری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے یہ معلوم ہوا کہ ذی الحجہ کے پہلے دس دن بہت عظیم دن ہیں، ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں کا عمل اللہ کو بہت پسند ہے، ذی الحجہ کے پہلے دس دن بہت زیادہ فضیلت والے ہیں، ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں سے ممنوعہ دنوں کے علاوہ ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں اور ہر رات کا قیام لیلیۃ القدر کے قیام کے برابر ہے، ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں کئے جانے والے اعمال بہت زیادہ پاکیزہ اور ثواب والے ہیں، ذوالحجہ کے پہلے دس دنوں میں عمل کا ثواب سات سو گنا بڑھا دیا جاتا ہے، ذی الحجہ کے پہلے دس دنوں میں کیا جانے والا عمل بقیہ دنوں میں کئے جانے والے عمل کے مقابلے میں راہِ خدا میں لڑنے سے زیادہ اللہ پاک کو پسند ہیں، الغرض ذی الحجہ کے پہلے دس دن کئی فضائل و برکات اور خصوصیات (Specialities) سے مالا مال ہیں۔

ہر سال گیارہ ماہ بعد ذی الحجہ کے مقدس مہینے میں یہ مبارک دن تشریف لاتے ہیں اور اپنا فیضان تقسیم کر کے گیارہ ماہ کے لئے تشریف لے جاتے ہیں مگر آہ! کثیر خواتین ان دس دنوں کو بھی دیگر دنوں کی طرح غفلتوں میں گزار دیتی ہیں، مثلاً گھر میں مختلف چینل دیکھ دیکھ کر یا مختلف ڈائجسٹ یا ناول یا اور اس طرح کی کسی مصروفیات کی وجہ سے اپنا قیمتی وقت برباد کر دیتی ہیں، پساری اسلامی بہنوں اپنے قیمتی وقت کی قدر کیجئے اور اپنے وقت کو نیک کاموں میں صرف کیجئے ان شاء اللہ اس کی برکتیں دنیا و آخرت میں آپ کو ملیں گی۔

اللہ کریم ہمارے حالِ زار پر رحم فرمائے، ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار ہو کر ماہِ ذوالحجہ کے ان دس دنوں کی قدر کرنے اور انہیں زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں گزارنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

عبادت میں لگتا نہیں دل ہمارا ہیں عصیاں میں بدمست ہم یا الہی  
مجھے دے دے ایمان پر استقامت پئے سیدِ مُحْتَشَم یا الہی  
(وسائلِ بخشش مَرَّعَم، ص ۱۰۹-۱۱۰)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! ماہِ ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ اپنی بہاریں لٹا رہا ہے، اس کی آمد ہوتے ہی سُنَّتِ ابراہیمی کی یادیں تازہ ہو جاتی ہیں، ہر سال لاکھوں لاکھ مسلمان اس ماہِ مُقَدَّس میں اللہ پاک کے حکم کی بجا آوری، سُنَّتِ ابراہیمی اور سُنَّتِ مُصْطَفٰی کی ادائیگی کے لئے کمر بستہ دکھائی دیتے ہیں۔ لہذا جو قربانی کرنے کی طاقت رکھتی ہو اسے چاہیے کہ وہ رضائے الہی کے حُصُول اور سُنَّتِ ابراہیمی کی ادائیگی کی نیت سے اس مہینے میں مالِ حلال سے قربانی کا فریضہ سر انجام دے، کیونکہ یہ بہت بڑی سعادت کی بات ہے، چنانچہ

پارہ 30 سورۃ الکوثر کی آیت نمبر 2 میں ارشاد باری ہے:

فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَأَنْحَرِ ① تَرْجَمَةٌ كُنْزُ الْإِيمَانِ: تو تم اپنے رب کے لئے نماز

پڑھو اور قربانی کرو۔ (پ ۳۰، الکوثر، ۲)

مشہور مفسر قرآن امام فخر الدین رازی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ اس آیتِ مُبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: حنفی

علمائے کرام نے اس آیت سے یہ استدلال فرمایا کہ قُرْبَانِی واجب ہے۔ (تفسیر کبیر، ۱۱/۳۱۸)

پساری پیاری اسلامی بہنو! احادیثِ مُبارکہ کے فضائل و مسائل سے مالا مال ہیں۔

آئیے! قُرْبَانِی کے فضائل پر مُشتمل چار (4) فرامینِ مُصْطَفٰی صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ سنتی ہیں، چنانچہ

ارشاد فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔  
(ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸)

ارشاد فرمایا: جس نے خوش دلی سے طالبِ ثواب ہو کر قربانی کی، تو وہ دوزخ کی آگ سے آڑ ہو جائے گی۔ (معجم کبیر، حسن بن حسن بن علی عن ابیہ، ۸۴/۳، حدیث: ۲۷۳۶)

ارشاد فرمایا: اے فاطمہ! اپنی قربانی کے پاس مَوْجُود رہو کیونکہ اس کے خُون کا پہلا قطرہ گرے گا تمہارے سارے گناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔ (سنن کبیری للَبَّيْهَقِي، کتاب الضحایا، باب ما یستحب للمرء... الخ، ۴۷۶/۹، حدیث: ۱۹۱۶۱)

ارشاد فرمایا: انسان قربانی کے دن کوئی ایسی نیکی نہیں کرتا جو اللہ پاک کو خُون بہانے سے زیادہ پیاری ہو، یہ قُربانی قیامت میں اپنے سینگوں بالوں اور گھروں کے ساتھ آئے گی اور قربانی کا خُون زمین پر گرنے سے پہلے اللہ پاک کے ہاں قبول ہو جاتا ہے۔ لہذا خوش دلی سے قُربانی کرو۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الاضحیۃ، ۱۶۲/۳، حدیث: ۱۴۹۸)

حضرت علامہ شیخ عبدالحق مُحَرِّث دہلوی رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: قربانی، اپنے کرنے والے کے نیکیوں کے پلے میں رکھی جائے گی جس سے نیکیوں کا پلٹا بھاری ہو گا۔ (اشعۃ اللّٰمعات، ۱/۶۵۴) حضرت سَیِّدُنَا علامہ علی قاری رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: پھر اس کے لئے سواری بنے گی جس کے ذریعے یہ شخص آسانی پل صراط سے گزرے گا اور اُس (جانور) کا ہر عُضْو مَالِک (یعنی قُربانی پیش کرنے والے) کے ہر عُضْو (کیلئے دوزخ سے آزادی) کا فِدیہ بنے گا۔ (مِرْقَاةُ الْمَفَاتِیح، ۵۷۴/۳، تحت الحدیث: ۱۴۷۰، مرآة المناجیح، ۲/۳۷۵)

دے نزع و قہر و حشر میں ہر جامان، اور دوزخ کی آگ سے بچا یا رب مصطفےٰ

(وسائلِ بخششِ مُرْتَم، ص ۱۳۲)

## صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

پساری پیاری اسلامی بہنو! بیان کردہ احادیثِ کریمہ سے معلوم ہوا کہ عیدِ قربان پر اللہ پاک قربانی کا فریضہ سرانجام دینے والے خوش نصیبوں کو ان کے جانوروں کے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا فرماتا ہے، قربانی کرنے والوں کو دوزخ کی آگ سے نجات ملتی ہے، جانور کے خون کا پہلا قطرہ زمین پر گرنے سے پہلے پہلے گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں، بروزِ محشر قربانی نیکیوں کے پلڑے میں رکھی جائے گی تو وہ بھاری (Heavy) ہو جائے گا اور قربانی کرنے والا اپنے جانور پر سوار ہو کر پل صراط سے باسانی گزر جائے گا۔ لہذا جو مسلمان (مرد و عورت، بالغ، مقیم) مالکِ نصاب ہو (یعنی اُس شخص کے پاس ساڑھے باؤن تولے چاندی یا اتنی مالیت کی رقم یا اتنی مالیت کا تجارت کا مال یا اتنی مالیت کا حاجتِ اصیّہ کے علاوہ سامان ہو اور اُس پر اللہ کریم یا بندوں کا اتنا قرضہ نہ ہو جسے ادا کر کے ذکرِ کردہ نصاب باقی نہ رہے) تو اس پر شرعاً قربانی واجب ہے۔ (ابنِ کثیر، ص 6) لہذا اُسے چاہیے کہ وہ خوش دلی کے ساتھ قربانی کا فریضہ سرانجام دے اور ساتھ ساتھ قربانی کے مسائل بھی سیکھنے کی کوشش کرے کیونکہ جس شخص پر شرعی اُصولوں کی بنا پر قربانی واجب ہے اس پر قربانی سے متعلق مسائل سیکھنا بھی لازم ہیں۔ آئیے قربانی سے متعلق چند ضروری مسائل سنتی ہیں:

## قربانی کے ضروری مسائل

(1) بعض لوگ پورے گھر کی طرف سے صرف ایک بکرا قربان کرتے ہیں حالانکہ بعض اوقات گھر کے کئی افراد صاحبِ نصاب ہوتے ہیں اور اس بنا پر ان ساروں پر قربانی واجب ہوتی ہے ان سب کی

طرف سے الگ الگ قربانی کی جائے۔ ایک بکرا جو سب کی طرف سے کیا گیا کسی کا بھی واجب ادا نہ ہوا کہ بکرے میں ایک سے زیادہ حصے نہیں ہو سکتے کسی ایک طے شدہ فرد ہی کی طرف سے بکرا قربان ہو سکتا ہے۔

(2) بڑا جانور (یعنی بیل، گائے، بچھڑا، بھینس وغیرہ) اور اونٹ میں سات قربانیاں ہو سکتی ہیں۔ (فتاویٰ

ہندیہ، ۳۰۴/۵ ملخصاً)

(3) نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضروری نہیں)۔ بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو ان سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت، ۳۳۴/۳) اجازت دو طرح سے ہوتی ہے: (1) صَرَاحَةً مَثَلًا ان میں سے کوئی واضح طور پر کہہ دے کہ میری طرف سے قربانی کر دو۔ (2) دَلَالَةً مَثَلًا یہ اپنی زوجہ یا اولاد کی طرف سے قربانی کرتا ہے اور انہیں اس کا علم ہے اور وہ راضی ہیں۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص ۹)

(4) قربانی کے وقت میں قربانی کرنا ہی لازم ہے کوئی دوسری چیز اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی مَثَلًا بجائے قربانی کے بکرا یا اس کی قیمت صدقہ (خیرات) کر دی جائے یہ ناکافی ہے۔

(فتاویٰ ہندیہ، ۲۹۳/۵، بہار شریعت، ۳۳۵/۳)

(5) قربانی کا جانور بے عیب ہونا ضروری ہے اگر تھوڑا سا عیب ہو (مثلاً کان میں چیرا یا سوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت، ۳۳۰/۳)

قربانی سے متعلق مزید مسائل جاننے کے لئے امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَكَاتُهُمُ الْعَالِيَةِ کا رسالہ ”ابلق گھوڑے

سوار“ اور ”بہارِ شریعت“، حصہ 15 صفحہ 327 تا 353 کا مطالعہ فرمائیے۔

پساری پساری اسلامی بہنو! ہم ماہ ذوالحجہ کی فضیلت اور قربانی کے فضائل و مسائل سن رہی تھیں۔ عموماً عیدِ قربان کے موقع پر گوشت کی کثرت کے باعث سبزیاں اور دالیں پکانے کھانے کا رجحان تقریباً نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے اور گوشت سے بنے کھانے پکانے کو ہی زیادہ ترجیح دی جاتی ہے، جس کے باعث گوشت سے جو فوائد و ثمرات ہمیں ملنے تھے کثرتِ استعمال کی وجہ سے ہم ان فوائد سے محروم اور گوشت خوری کی آفت میں مبتلا ہونے کے سبب ڈاکٹروں اور حکیموں کے دھکے کھانے پر مجبور ہو جاتی ہیں، لہذا گوشت کے مُعالجے میں میانہ روی سے کام لیجئے اور گوشت کے نقصان دہ اثرات کو کم کرنے کے لئے اس کے ساتھ سبزیوں (Vegetables) کا استعمال ضرور رکھئے۔ آئیے! گوشت کے چند طبی فوائد اور زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات کے بارے میں سنتی ہیں، چنانچہ

## گوشت کے طبی فوائد

حکیموں کا کہنا ہے کہ گوشت کھانے سے (بدن کی) 70 فُوتوں میں اضافہ ہوتا ہے، اس سے دیکھنے کی قوت زیادہ ہوتی ہے، گوشت بدن کے رنگ کو نکھارتا ہے، پیٹ کو بڑھنے نہیں دیتا، اخلاق و عادات کو بہتر بناتا ہے، گردن کا گوشت عُمدہ لذیذ، جلد ہضم ہونے والا اور ہلکا ہوتا ہے، دَسْت کا گوشت سب سے ہلکا، لذیذ ترین، جلد ہضم ہونے والا اور بیماری سے خالی ہوتا ہے، پچھڑے کا گوشت بالخصوص جب کہ پچھڑا فریبہ ہو، نہایت درمیانہ، لذیذ، عُمدہ اور پسندیدہ ہوتا ہے، گرم تر ہوتا ہے اور اگر عُمدہ طریقی سے ہضم ہو جائے تو اس کا شمار قوت بخش غذا میں ہوتا ہے۔ عام طور پر استعمال کے لئے شوربے والا گوشت بہتر رہتا ہے، سب سے بہتر گوشت بکرے کا ہوتا ہے، بکرے کے گوشت میں دَسْتی اور شانہ وہ مقامات ہیں

جہاں پر ریشے موٹے نہیں ہوتے، ایسا گوشت جلد گلتا اور علامت ہوتا ہے، پشت (Back) کے گوشت کا ریشہ ران سے کم موٹا ہوتا ہے اس میں خون پیدا کرنے والے اجزا ملتے ہیں، گوشت بدن کو بڑھا کر طاقت بخشتا ہے، گوشت کے فوائد جانوروں کے حساب سے مختلف ہیں، بکری کا گوشت صاف خون پیدا کرتا اور گرم مزاجوں کے لئے مفید ہے۔

## زیادہ گوشت کھانے کے نقصانات

آئیے! اب کثرت سے گوشت کھانے کے ”نقصانات“ بھی سنتی ہیں:

یاد رکھئے! انسانی جسم کیلئے ہفتے میں دو تین (3/2) بار سے زیادہ گوشت کا استعمال نقصان دہ ہے، بڑے جانور کا گوشت زیادہ کھانا ”آئیل مجھے مار“ والی بات ہے کیونکہ اس سے مسوڑھے اور دانت خراب ہوتے ہیں، گوشت کی کثرت سے گردوں (Kidneys) میں یورک ایسڈ (Uric Acid) کی زیادتی ہو جاتی ہے، گردے اسے باسانی خارج نہیں کرتے، گوشت کا زیادہ استعمال جگر (Liver) کے لئے بھی نقصان دہ ہے، زیادہ مقدار میں گوشت کھانے سے کینسر (Cancer) کا امکان بڑھ جاتا ہے۔ لہذا عافیت اسی میں ہے کہ انسان اپنی صحت کو غنیمت سمجھے، اپنے آپ کو لذتوں، چٹخارے دار کھانوں، تیل و گھی میں تلی ہوئی اور چکنائٹ والی غذاؤں کا عادی نہ بنائے، گوشت خوری کے سبب ہونے والی تباہ کاریوں کو ذہن میں رکھے، اپنے نفس کو کنٹرول میں رکھے، گوشت کھانے میں احتیاط کا دامن تھامے، خصوصاً دعوتوں اور دوستوں کے ساتھ کھانا کھاتے وقت تو بہت ہی زیادہ احتیاط کرنی چاہئے تاکہ گوشت خوری کے نتیجے میں ہونے والے نقصانات سے بچا جاسکے۔ اللہ پاک ہمیں کھانے سمیت ہر جائز کام میں درمیانہ انداز اپنانے کی توفیق نصیب فرمائے۔ آمین

نفس نے لذتوں میں پھنسیا مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا  
دل سے چاہت مٹا ماسوا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے  
(وسائل بخشش مرم، ص ۱۲۶)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی کو دیجئے!

پساری پساری اسلامی بہنو! ابھی آپ نے سنا کہ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی خدمتِ دین کے کم و بیش 107 شعبہ جات میں مصروفِ عمل ہے۔ یاد رہے! ان تمام شعبہ جات پر سالانہ (Yearly) کروڑوں نہیں بلکہ اربوں، کھربوں روپے خرچ ہوتے ہیں۔ جو مُخَيَّر حضرات کے تعاون سے پورے ہوتے ہیں، اس کے علاوہ بقر عید کے موقع پر ان شعبہ جات کو چلانے کے لئے قربانی کی کھالیں بھی جمع کی جاتی ہیں۔ بقر عید کی آمد آمد ہے۔ عاشقانِ رسول کی مدنی تحریک دعوتِ اسلامی کا خدمتِ دین کا عظیم کام آپ سب کے سامنے ہے، لہذا آپ سے مدنی التجا ہے کہ نہ صرف اپنے جانور کی قربانی کی کھال دعوتِ اسلامی کو دیجئے گا بلکہ اپنے محرم رشتے داروں کو بھی دعوتِ اسلامی کے شعبہ جات کا تعارف پیش کرتے ہوئے ان کا بھی ذہن بنانے کی کوشش کیجئے گا کہ وہ بھی قربانی کی کھالیں دعوتِ اسلامی ہی کو دیں۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰهُ عَلَی مُحَمَّد

سیدی قطبِ مدینہ کی سیرت کی چند جھلکیاں

پساری پساری اسلامی بہنو! ذُو الْحِجَّةِ الْحَرَامِ کا مبارک مہینا اپنی بہاریں لٹا رہا ہے، اس



## اخلاق و عادات!

☆ سیدی قطبِ مدینہ نہایت ہی پسندیدہ اوصاف و اخلاق کے مالک تھے، ☆ سیدی قطبِ مدینہ ہمیشہ یادِ خدا میں ڈوبے رہتے، ☆ سیدی قطبِ مدینہ شب بیدار اور تہجد گزار تھے، ☆ سیدی قطبِ مدینہ اشراق، چاشت اور اڈائین کی نمازوں کے پابند تھے، ☆ سیدی قطبِ مدینہ کمزوری اور بڑھاپے کے باوجود مدنی یعنی قمری مہینے کی 15، 14، 13 تاریخ کے روزے نہیں چھوڑتے تھے۔ (سیدی ضیاء الدین احمد القادری، ۱/۴۸۶، بتیغ) ☆ سیدی قطبِ مدینہ ستر (77) سال مدینہ شریف میں مقیم رہے ☆ سیدی قطبِ مدینہ کے مکانِ عالی شان پر روزانہ محفلِ نعت منعقد ہوتی تھی۔

## وصالِ پرملال اور تدفین

☆ سیدی قطبِ مدینہ کا وصال 4 ذوالحجۃ الحرام 1401ھ بمطابق 10-2 بروز جمعہ دورانِ اذان ہوا، ☆ سیدی قطبِ مدینہ کے غسلِ شریف کے بعد کفن بچھا کر سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی قبرِ انور کو غسل دیا گیا پانی اور مُخْتَلِفِ تَبَدُّکَاتِ رکھے گئے پھر کفنِ شریف باندھا گیا۔ ☆ سیدی قطبِ مدینہ کا جنازہ مبارک بعد نمازِ عصر دُرُودِ وِسلام اور قصیدہ بُردہ شریف کی گونج میں اٹھایا گیا، ☆ سیدی قطبِ مدینہ کو ان کی آرزو کے مطابق جنتِ البقیع میں اہلِ بِنْتِ اَطْہَارِ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے قرب میں دفن کیا گیا۔ (سیدی قطبِ مدینہ، ص 1۷)، ☆ سیدی قطبِ مدینہ کی سیرت سے متعلق مزید معلومات کے لئے امیر اہلسنت کا رسالہ ”سیدی قطبِ مدینہ“ کا مطالعہ فرمائیے۔

امیر اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہِ اپنے پیرومرشد کی بارگاہِ بے کس پناہ میں یوں عرض کرتے ہیں:

مجھ کو دیدو بقیعِ عَرَقَد میں اپنے قدموں میں جا ضیاء الدین

مُصْطَفٰے کا پڑوس جنت میں مجھ کو حق سے دلائِ ضیاء الدین

(وسائلِ بخشش مُرْتَم، ص ۵۶۳)

صَلِّ عَلَى الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

پیاری پیاری اسلامی بہنو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سنت کی فضیلت اور چند سنتیں اور آداب بیان کرنے کی سعادت حاصل کرتی ہوں، تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ کا فرمان جنت نشان ہے جس نے میری سنت سے محبت کی اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے کی وہ جنت میں میرے ساتھ ہو گا۔ (مشکاۃ المصابیح، کتاب الایمان باب الاعتصام بالکتاب والسنة، ۱/۵۵ حدیث: ۱۷۵)

قربانی کی سنتیں اور آداب

پیاری پیاری اسلامی بہنو! چونکہ بقر عید کی آمد آمد ہے تو آئیے! اسی مناسبت سے قربانی کی سنتیں اور آداب سنتی ہیں۔ پہلے 2 فرامینِ مُصْطَفٰے صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ملاحظہ کیجئے: (1) فرمایا: قربانی کرنے والے کو قربانی کے جانور کے ہر بال کے بدلے میں ایک نیکی ملتی ہے۔ (ترمذی، کتاب الاضاحی، باب ماجاء فی فضل الضحیة، ۳/۱۶۲، حدیث: ۱۳۹۸) (2) فرمایا: جس شخص میں قربانی کرنے کی گنجائش ہو پھر بھی وہ قربانی نہ کرے تو وہ ہماری عید گاہ کے قریب نہ آئے۔ (ابن ماجہ، کتاب الاضاحی، باب الاضاحی واجبة ام لا؟، ۳/۵۲۹، حدیث: ۳۱۲۳) ☆ ہر بالغ، مُقیم، مسلمان مرد و عورت، مالکِ نصاب پر قربانی واجب ہے۔ (فتاویٰ ہندیہ، ۵/۲۹۲) ☆ اگر کسی پر قربانی واجب ہے اور اُس وقت اس کے پاس روپے نہیں ہیں تو قرض لے کر یا کوئی چیز فروخت کر کے قربانی کرے۔ (فتاویٰ امجدیہ، ۳/۳۱۵) ☆ قربانی

کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا افضل اور ذبح کے وقت آخرت کے ثواب کی یقینت سے وہاں حاضر رہنا بھی افضل ہے۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص 1) ☆ نابالغ کی طرف سے اگرچہ واجب نہیں مگر کر دینا بہتر ہے (اور اجازت بھی ضروری نہیں)۔ (ابلق گھوڑے سوار، ص 9) ☆ بالغ اولاد یا زوجہ کی طرف سے قربانی کرنا چاہے تو ان سے اجازت طلب کرے اگر ان سے اجازت لئے بغیر کر دی تو ان کی طرف سے واجب ادا نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت، 3/333، حصہ 15 اخصاً) ☆ قربانی کے جانور کی عمر: اونٹ پانچ سال کا، بکرا (اس میں بکری، ڈنبہ، ذنبی اور بھیڑنر و مادہ دونوں شامل ہیں) ایک سال کا۔ اس سے کم عمر ہو تو قربانی جائز نہیں، زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ (بہار شریعت، 3/330، حصہ 15 اخصاً) ☆ قربانی کا جانور بے عیب ہونا ضروری ہے، اگر تھوڑا سا عیب ہو (مثلاً کان میں چیرا یا سوراخ ہو) تو قربانی مکروہ ہوگی اور زیادہ عیب ہو تو قربانی نہیں ہوگی۔ (بہار شریعت، 3/330، حصہ 15 اخصاً) ☆ قربانی سے پہلے اُسے چارا پانی دے دیں، ایک کے سامنے دوسرے کو ذبح نہ کریں اور پہلے سے چھری تیز کر لیں جانور گرانے کے بعد اُس کے سامنے چھری تیز نہ کی جائے۔ (بہار شریعت، 3/352، حصہ 15 اخصاً) ☆ سنت یہ چلی آرہی ہے کہ ذبح کرنے والا اور جانور دونوں قبلہ رُو (قبلہ کی طرف) ہوں۔ (فتاویٰ رضویہ، 20/216)

طرح طرح کی ہزاروں سنتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی دو کتب ”بہار شریعت“ حصہ 16 (312 صفحات) اور 120 صفحات پر مشتمل کتاب ”سنتیں اور آداب“ ہدیۃ طلب کیجئے اور اس کا مطالعہ فرمائیے۔

صَلُّوا عَلَي الْحَبِيبِ! صَلَّى اللهُ عَلَي مُحَمَّد